بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ ملک کی تلاوت سننے سے عذاب قبر سے نجات والی فضیلت ملے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ جو شخص روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کرے گا، یہ سورت اس کے لیے عذابِ قبر وغیرہ سے نجات کا سبب بنے گی، اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خود تلاوت نہیں کرتا، بلکہ کسی کی تلاوت سن لیتا ہے یا ایک شخص تلاوت کرے اور بقیہ بیٹھ کر سن لیں تو کیا سب کو حدیثِ پاک میں بیان کردہ خاص فضیلت حاصل ہوگی؟

جواب

حکمِ شرعی یہ ہے کہ کسی ایک شخص کا بلند آواز سے سورۂ ملک کی تلاوت کرنا اور بقیہ کا توجہ سے سننا، بلاشبہ کارِ ثواب ہے، بلکہ فقہائے کرام یہاں تک فرماتے ہیں کہ قرآن پاک سننے میں زیادہ ثواب ہے، کیونکہ نماز کے علاوہ تلاوتِ قرآن فرض نہیں، لیکن جب تلاوت ہو رہی ہو، تو سننے کے لیے موجود افراد پر اس کا سننا فرض ہوتا ہے اور عموماً فرض کا ثواب زیادہ ہوتا ہے، لیکن سورۂ ملک کے متعلق عذابِ قبر وغیرہ سے نجات کی جو خاص فضیلت احادیثِ طیبہ میں بیان ہوئی ہے، وہ قراءت کرنے یعنی پڑھنے والے سے متعلق ہے، صرف سننے والے کے لیے اس فضیلت کا حصول احادیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ لہٰذا قرآن کے کسی بھی حصے کی تلاوت سننے کا کوئی معمول ہے تو اسے جاری رکھا جائے لیکن یہ ضرور ذہن میں رہے کہ قراءت کے متعلق وارد خاص فضیلت سننے والے کو حاصل نہیں ہوگی۔

سورہ ملک کے متعلق جو روایات ہیں وہ تین طرح کی ہیں، ایک وہ جن میں خاص "قراءت" کے الفاظ ہیں، دوسری وہ روایات جن میں قراءت کے علاوہ "صاحب" وغیرہ کے الفاظ ہیں اور تیسری وہ روایات جن میں قراءت و دیگر دونوں طرح کے الفاظ نہیں ہیں۔ پہلی قسم تو واضح ہے کہ فضیلت قاری کے لئے ہے کیونکہ الفاظ ہی قراءت کے ہیں۔ دوسری قسم کی روایات میں بھی قاری ہی مراد ہیں کہ مذکور الفاظ کا معنیٰ شارحین نے قاری یعنی پڑھنے والا کیا ہے اور تیسری قسم کی روایات کو بھی شارحین نے قاری ہی پر محمول کیا ہے۔

قراءت کے الفاظ والی چند روایات یہ ہیں، سنن ترمذی، سنن کبریٰ وغیرہا کتبِ احادیث میں ہے، واللفظ للثانی: "عن عبد اللہ بن مسعود، قال: من قرأ (تبارك الذي بيده الملك) كل ليلة منعه اللہ بها من عذاب القبر، وكنا في عهد رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم نسميها المانعة، وإنها في كتاب اللہ سورة من قرأ بها في كل ليلة فقد أكثر وأطاب" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جو شخص ہر رات سورۂ ملک کی تلاوت کرے، تو اللہ پاک اسے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمائے گا۔ اور ہم (صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانے میں اس سورۃ کا نام "المانعۃ" یعنی عذاب سے

دور کرنے والی رکھا ہوا تھا، یہ قرآنِ پاک کی ایک سورت ہے، تو جو اسے ہر رات پڑھے، تو وہ بہت بڑا اور بہت اچھا عمل کرتا ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، جلد9، صفحہ 262، مطبوعہ بیروت)

نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے وقت سورۂ ملک پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے: ”عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الم تنزيل، وتبارك الذي بيده الملك“ ترجمہ: حضرت جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے تھے۔ (سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجآء فی سورۃ الملک، جلد2، صفحہ 580، مطبوعہ لاھور)

سورہ ملک کے متعلق وہ روایات جن میں ”قاری یعنی پڑھنے والے“ کے الفاظ نہیں لیکن جو الفاظ ہیں ان کا معنی شارحین نے ”قاری“ ہی بیان کیا ہے۔ چنانچہ بعض روایات میں "تشفع لصاحبھا" **کے الفاظ ہیں، بعض میں** "شفعت لرجل" **کے، بعض میں** "تجادل عن صاحبھا" **کے اور بعض میں** "خاصمت عن صاحبھا" **کے الفاظ ہیں۔**

سنن ترمذی، سنن ابو داؤد، مسند احمد، سنن دارمی، جمع الجوامع، معجم اوسط، کنز العمال وغیرہا کتبِ احادیث میں موجود ہے، واللفظ لابی داؤد: ”عن أبي هريرة، عنِ النبي صلى الله عليه وسلم قال: سورة من القرآن ثلاثون آيةً تشفعُ لصاحبها حتى يغفر له (تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قرآنِ پاک کی ایک سورت ہے، جس کی تیس آیات ہیں، یہ اپنے صاحب (پڑھنے والے) کی شفاعت کرے گی، یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا (اور وہ) "تبارک الذی بیدہ الملک" (یعنی سورۂ ملک) ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ 547، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیہ)

مذکورہ بالا احادیث کی شرح میں فیض القدیر، شرح الزرقانی علی الموطا، مرقاۃ المفاتیح، لمعات، التیسیر شرح جامع الصغیر، السراج المنیر وغیرہا کتبِ شروح حدیث میں ہے، اختصار کے پیشِ نظر چند حوالے پیش کیے جاتے ہیں، التیسیر میں ہے: ”(عن صاحبها) أي قارئها الملازم لتلاوتها“ ترجمہ: اپنے صاحب یعنی اپنے قاری (کی شفاعت کرے گی) جو اس کی تلاوت پر ہمیشگی اختیار کرتا ہو گا۔

(التیسیر، جلد2، صفحہ 62، مطبوعہ مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض)

شرح الزرقانی علی الموطا میں ہے: ”(تجادل عن صاحبها) أي كثرة قراءتها تدفع غضب الرب“ ترجمہ: یہ سورت کثرت سے تلاوت کرنے والے، اپنے قاری کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں بار بار عرضی پیش کرے گی، یہاں تک کہ اللہ پاک کا غضب ختم ہو جائے گا۔ (شرح الزرقانی، جلد2، صفحہ 30، مطبوعہ قاھرہ)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”يعني كان رجل يقرؤها ويعظم قدرها فلما مات شفعت له حتى دفع عنه عذابه“ ترجمہ: یعنی ایک شخص اس کی تلاوت کیا کرتا تھا، اس کو معظم جانتا تھا، وہ انتقال کر گیا، تو اس سورت نے اس کی شفاعت کی، یہاں تک کہ اس سے عذاب دور ہو گیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد4، صفحہ 1481، مطبوعہ بیروت)

تیسری قسم کی روایات جن میں قاری اور دیگر الفاظ نہیں ہیں لیکن شارحین نے انہیں قاری ہی پر محمول کیا ہے، حدیث موقوف کے الفاظ یہ ہیں: "عن عبد اللہ بن مسعود رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: سورة تبارك، هي المانعة من عذاب القبر" (الجامع الصحیح للسنن والمسانید)

اس کی تشریح "التیسیر شرح جامع الصغیر" میں قاری پر محمول کرنے کے الفاظ یہ ہیں: "(سورة تبارك **هي المانعة** من عذاب القبر) أي الكافة له عن قارئها إذا مات ووضع في قبره فلا يعذب فيه" ترجمہ: (عذابِ قبر سے روکنے والی ہے) یعنی اپنے قاری سے عذابِ قبر کو روکنے میں کافی ہے۔ جب سورۂ ملک کی تلاوت کرنے والا انتقال کرے گا اور اسے قبر میں رکھا جائے گا، تو اسے (سورۂ ملک پڑھنے کی وجہ سے) عذاب نہیں دیا جائے گا۔ (التیسیر، جلد2، صفحہ62، مطبوعہ مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سورۂ ملک کے متعلق عذابِ قبر وغیرہ سے نجات کی جو خاص فضیلت احادیثِ طیبہ میں بیان ہوئی ہے، وہ قراءت کرنے یعنی پڑھنے والے سے متعلق ہے، صرف سننے والے کے لیے اس فضیلت کا حصول احادیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ لہٰذا قرآن کے کسی بھی حصے کی تلاوت سننے کا کوئی معمول ہے تو اسے جاری رکھا جائے لیکن یہ ضرور ذہن میں رہے کہ قراءت کے متعلق وارد خاص فضیلت سننے والے کو حاصل نہیں ہوگی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-8745

تاریخ اجراء: 10 رجب المرجب 1445ھ/22 جنوری 2024ء